خیبر پختونخوا کے جامعات کا بی-ایس اُردو نصاب اور کالج سطح کے اساتذہ کی مشکلات، ان کا حل اور عصری تقاضے

ڈاکٹر اتل ضیاء

جامعہ ءشہید بینظیر بھٹو برائے خواتین، پشاور

ڈاکٹر راحیلہ خورشید

جامعہ ءشہید بینظیر بھٹو برائے خواتین، پشاور

ڈاکٹر فرحانہ قاضی

شعبہ اردو جامعہ پشاور

ABSTRACT

The B.S Degree Program recognized worldwide was started in 2001 in Pakistan. At the level of fertility this system in Khyber Pakhtunkhwa although does not face too much problems at Universities Level. But at the very beginning various difficulties took place at Colleges Level, which is becoming the obstacle to the success of this system.

The major difficulties faced were lack of qualified teacher, difficulties in arranging staff for Major subjects of English and Computer Science, different curriculum of different universities and colleges of Khyber Pakhtunkhwa although all are according to HEC standard.

The article will highlight such problems and solution will be recommended for the success of B.S program in the Universities and Colleges of Khyber Pakhtunkhwa.

تعلیم معاشرے میں روشنی پھیلانے کا اہم ذریعہ ہے۔ تعلیم چاہے رسمی ہو یا غیر رسمی انسان کو اپنے گرد و بیش سے بہتر طور پر ہم آہنگی کی صلاحیت بخشتی ہے اور ایک بہتر سماج بناتی ہے۔ تعلیم کے مختلف ذرائع ہیں جن میں رسمی تعلیم با قاعدہ ایک خاص ادارے کے تحت حاصل کی جاتی ہے۔اس کے لئے ایک اہم وسیلہ زبان ہے۔ جبکہ با قاعدہ نصاب کی تشکیل، اس کا بنیادی جزو ہے۔ نصاب کی تعریف مختلف فلاسفر اور تعلیم دان حضرات نے اپنے اپنے انداز میں کی ہے جیسا کہ ایم جونسن نصاب کی تعریف کچھ یوں

بیان کرتے ہیں۔

"Curriculum is a structured series of intended learning outcomes"[۱]

ایک ایسا منصوبہ جو ارادتاً ترتیب دیا جاتا ہے، ایک خاص وقت میں سیکھنے کے عمل کا تعین کرنے کے لئے۔ یا مختصر ایک ایسا منصوبہ جو علم کی ترسیل کے لئے بنایا جاتا ہے۔ جے ایف کر کے مطابق

"All the learning which is planned and guided by the institute. Whether it is the carried on in groups or individually inside or outside the institute is curriculum."[۲]

ابتدائی اور ثانوی مدرسے ایسے اہم ادارے ہیں جہاں بچے کی اعلیٰ تعلیم کا ڈھانچہ تیار ہوتا ہے۔ پاکستان کی قومی زبان اُردو ہے اور اُردو زبان میں ایم۔اے، ایم۔فل اور پی۔ایچ۔ڈی سطح تک کی تعلیم دی جاتی ہے۔ سن ۲۰۰۰ء میں اردو بی۔ایس نظام تعلیم شروع کیا گیا۔ پہلے پہل پاکستان کے جامعات میں بی۔ایس پروگرام کا نصاب تیار کیا گیا اور پھر کالج سطح پر بھی اس نصاب کا اطلاق کر کے اس پروگرام کا آغاز کیا گیا۔

خیبر پختونخواہ کے جامعات میں بی۔ایس نظامِ تعلیم کی شروعات تقریباً ۲۰۰۳ء، ۲۰۰۴ء کے لگ بھگ ہوئی۔ ابتدائی مرحلے میں سائنسی مضامین میں بی۔ایس پروگرام کا آغاز کیا گیا اور بعد میں آہستہ آہستہ یہ نظامِ تعلیم دوسرے مضامین پر بھی لاگو کیا گیا۔ چونکہ یہ موضوع خیبر پختونخواہ میں بی۔ایس اُردو نصاب سے متعلق ہے، اس لئے اس اسے بی۔ایس اُردو نصاب کے حوالے تک محدود رکھنے کی کوشش کی جائے گی۔ جیسا کہ پہلے ذکر ہو چکا نصاب سے عام طور پر مراد وہ تمام تعلیمی سرگرمیاں ہوتی ہیں جو اسکول، کالجز یا جامعات کے اندر ایک خاص منصوبہ کے تحت سیکھنے یا سکھانے کے لئے سرانجام دی جاتی ہیں۔ دوسرے مضامین کی طرح بی۔ایس اُردو نظامِ تعلیم کے لئے بھی نصاب ترتیب دیا گیا، جس میں وقت کی کمی کی بدولت افراتفری کا مظاہرہ سامنے آیا۔ اور یہی وجہ ہے کہ بی۔ایس اُردو کے نصاب میں بہت ساری کمی بیشیاں رہیں۔ چونکہ جامعات میں طریقہ کار تحقیق کے حوالے سے مربوط رہا ہے تو وہاں مسائل کو حل کرنے میں زیادہ دِقت کا سامنا نہیں کرنا پڑا، مگر کالجز سطح پر بی۔ایس اُردو کے حوالے سے بے شمار مشکلات اور مسائل کا سامنا کرنا پڑا، جن میں چند بنیادی مشکلات زیر بحث لانے کی سعی کی جا رہی ہے۔

- بی۔ایس اُردو نصاب کے مطابق اولین سمسٹرز میں اُردو زبان و ادب کے حوالے سے مضامین کم اور دوسرے مضامین زیادہ ہیں۔ جیسا کہ سمسٹر اول میں انگریزی، مطالعہ پاکستان، ریاضی، نفسیات، فلسفہ یہ پانچ ڈسپلنز

دیگر مضامین سے متعلق ہیں، جبکہ "اردو زبان تشکیل وارتقاء" صرف اُردو سے متعلق ہے۔اس حوالے سے ڈاکٹر سہیل احمد کے بقول۔

"اردو سے متعلق نصاب تو متعین ہے مگر دیگر مضامین سے متعلق نصاب متعین نہیں۔ ہر مضمون کا استاد اپنا سلیبس کراتا ہے جس میں یکسانیت کی کمی کی وجہ سے طلبہ کو امتحان کے دوران مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ اسی طرح امتحانات میں چونکہ اساتذہ تک رسائی براہِ راست ہوتی ہے اس لئے سفارش اور بے جا مداخلت طلبہ کی طرف سے مشکلات پیداء کرتے ہیں۔"[۱۳]

- بی-ایس اُردو میں زیادہ تر طلبہ انگریزی اور دوسرے مضامین کی وجہ سے ناکامی کا شکار ہو جاتے ہیں۔ عموماً طلبہ ایف-اے کے بعد بڑی کلاس میں آجاتے ہیں اور اُردو ان طلبہ کے لئے آسان جبکہ انگریزی میں کمزور ہوتے ہیں بی-ایس کے اولین سمسٹر میں صرف ایک مضمون اردو کا جبکہ دیگر مضامین انگریزی میں ہوتے ہیں اس لئے انھیں ناکامی کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔
- بی-ایس نظامِ تعلیم کے مقابلے میں بی-اے یا بی-ایس-سی طلبہ کے لئے اس لئے بھی زیادہ دلچسپی کا باعث ہے کہ ہر طالب علم ایم-اے یا بی-ایس چار سالہ تعلیم حاصل نہیں کر پاتا۔بی-ایس نظامِ تعلیم کے اندر طلبہ کو پورے چار سال گزارنے کے بعد سند (ڈگری) تفویض کی جاتی ہے جبکہ اگر کوئی طالب علم دو سال کے بعد آگے نہ پڑھ سکے تو اس کے گزرے ہوئے دو سال بھی ضائع ہو جاتے ہیں۔ بی-ایس نظام تعلیم میں ایک یہ خامی بھی ہے کہ اگر ایک مضمون میں کوئی طالب علم ناکام ہو جائے تو پھر اس کا امتحان اگلی کلاس میں دیا جاتا ہے، جو کہ مالی طور یعنی فیس کی صورت میں مشکلات کا سبب بنتا ہے اور ذہنی دباؤ بھی طلبہ کو متاثر کرتا ہے۔اس حوالے سے ڈاکٹر عباس نے بتایا۔

"بی-ایس اُردو کے حوالے سے یہ امر انتہائی ضروری ہے کہ دو سال بعد طلبہ کو اگر تعلیم منقطع کرنی پڑے تو اس سطح پر ایک ایسوسئیٹ ڈگری متعارف کی جائے تاکہ طلبہ کے یہ دو سال ضائع نہ ہوں۔"[۱۴]

- بی-ایس اُردو میں کالج کی سطح پر ایک اور اہم حل طلب مسئلہ کتب تک رسائی کا ہے۔ جامعات میں چونکہ تحقیق فروغ پا چکا ہے اس لئے وہاں لائبریری میں کتب کی وافر مقدار موجود ہے۔ جبکہ کالجز میں یونیورسٹی کے مقابلے میں اُردو کے حوالے سے گنی چنی تعداد میں کتب پائی جاتی ہیں اور خاص طور پر وہ کتب جو کہ نصاب میں شامل ہیں ان کے خرید کے لئے کالجز کی سطح پر کوئی علیحدہ فنڈ یا ذریعہ موجود نہیں ہے۔
- کالج سطح پر اکثر اساتذہ ایم-اے یا ایم-ایس-سی ہوتے ہیں جو مزید علم کے حصول کی طرف راغب نہیں ہوتے اور نہ ہی دیگر کتابوں کا مطالعہ کرتے ہیں اجس کی وجہ کالج سطح پر سالوں سال سے پڑھانا اور مختصر نصاب ہے۔اس

سطح پر ضروری نہیں کہ انھوں نے تخلیق یا کسی ریسرچ کا کام لازمی کیا ہو، جبکہ بی-ایس سطح پر ریسرچ کرانا لازمی امر ہے۔اس طرح طلبہ کی مناسب اور موذوں رہنمائی میں مشکلات سامنے آتے ہیں۔کالج سطح پر "پروموشن" چونکہ ٹائم پر محیط ہوتا ہے اس لئے وہ بغیر ایم-فل اور پی-ایچ-ڈی کے اگلے گریڈوں تک ترقی کر پاتے ہیں۔ یہ بھی ایک اہم مسئلہ ہے کہ وہ مزید پڑھنے اور ریسرچ کی طرف راغب نہیں ہوتے۔

○ کالجز اور منسلک جامعات کے درمیان رابطے میں دشواری بھی ایک اہم مسئلہ ہے۔اس لحاظ سے کے کئی کالجز کا دور دراز علاقوں میں واقع ہوتے ہیں جس کی وجہ سے اساتذہ کے درمیان روابط کا سلسلہ کمزور ہوتا ہے۔جدید دور میں اگرچہ انٹرنیٹ اور دیگر برقی آلات کا استعمال سے رابطہ آسان ہو گیا ہے لیکن ان جدید آلات پر رابطہ قائم کرنے کے لئے بھی مہارت کی ضرورت ہوتی ہے جبکہ ہمارے زیادہ تر اساتذہ ان کا استعمال باخوبی نہیں کر پاتے اور ترسیل کا دستی طریقہ اپنایا جاتا ہے، جو وقت طلب بھی ہے اور اس پر خرچہ بھی زیادہ ہے۔

○ بی-ایس اُردو میں ایک اہم مسئلہ وقت اور نصاب کی ترتیب کا بھی ہے۔جو موضوع دیا گیا ہے کہ وہ دیئے گئے وقت کے دورانیے میں مکمل ہو سکتا ہے یا نہیں۔اسی طرح کالجز اور یونیورسٹیوں کا ٹائم شیڈول مختلف ہونے کی وجہ سے سمسٹر بریک اور کلاسز کے دورانیے میں بھی فرق آتا ہے۔ایسا نصاب جو جامعات کے اساتذہ نے بنایا ہو، وہ کالجز کے لئے ٹائم کا بریک اپ اور دورانیہ کیسے مرتب کر سکتے ہیں۔

○ بی-ایس اُردو کے نصاب میں ایک اہم خامی موضوعات کی تکرار ہے جس کی جگہ اگر کوئی نیا اور معلوماتی موضوع شامل کیا جاتا تو بہتر ہوتا۔جیسا کہ اکثر شعراء مختلف سمسٹرز میں دوبارہ دہرائے گئے ہیں جس کی وجہ سے بہت اچھے موضوعات کی تشنگی رہ جاتی ہے۔ڈاکٹر صدیق شبلی اس حوالے سے لکھتے ہیں۔

> "نصاب کے مقاصد کا واضح تعین بہت ضروری ہے ان کے بارے میں استاد اور طالب علم دونوں کا ذہن واضح ہونا چاہیئے۔استاد کو یہ معلوم ہونا چاہیئے کہ اسے جو کچھ پڑھانا ہے اور کیوں اور کس طرح پڑھانا ہے اور طالب علم کو بھی معلوم ہونا چاہیئے کہ اسے شامل نصاب موضوعات کے مطالعے میں کن امور کو پیشِ نظر رکھنا ہے۔" ۵

○ ایک قابل غور خامی یا کمزوری جو کہ بی-ایس اُردو نصاب کے حوالے سے محسوس ہوتی ہے وہ یہ کہ اس نصاب میں وقت کی کمی کے پیشِ نظر چونکہ خاص منتخب اقتباسات شامل کئے گئے ہیں، جس کی وجہ سے رٹہ سسٹم فروغ پا رہا ہے کیونکہ طلبہ اس خاص اقتباس تک محدود ہو جاتے ہیں اور وہ نثر یا نظم وغیرہ کے لئے کسی اور حصے کو نہیں پڑھتے اور پڑھانے والے اساتذہ بھی مخصوص موضوع سے ہٹ کر مزید معلومات یا علم دینے سے قاصر ہوتے ہیں.

○ کالج اساتذہ کی عدم دلچسپی بھی بی-ایس اُردو کے حوالے سے مشکلات کا ایک عنصر ہے۔اس عدم دلچسپی میں ایک اہم وجہ اساتذہ کی پوسٹنگ اور ٹرانسفر ہے۔ گورنمنٹ کالجز کی سطح پر چونکہ سیاسی مداخلت اور سفارشات کی بنا پر تبادلے بہت جلد یا بوقت ضرورت بہت دیر سے ہوتے ہیں جو کہ ایک اہم مسئلہ بن کر سامنے آتا ہے۔ کالجز کی سطح پر تدریس کے طریقے اور مواد دونوں دوراز کار رفتہ ہو چکے ہیں۔ جدید طریقہ تدریس کا نفاذ اور اساتذہ کے لئے تربیتی ورکشاپ کی بے حد ضرورت ہے، کالج کے اساتذہ کے لئے طریقہ تدریس کے حوالے سے جدید بنیادوں پر سیمنار اور ورکشاپ نہ ہونے کی وجہ سے بھی وہ جدید طریقہ تدریس کا استعمال نہیں کر پاتے۔

○ "کورڈینیٹر" جو بی-ایس نظام کو چلاتا ہے، اس کے پاس کاغذی کاروائی کا کام بہت ہی زیادہ ہوتا ہے۔ جس کی وجہ سے کورڈینیٹر over burden ہو جاتا ہے اور کام صحیح طریقے سے نہیں کر پاتا۔

ان مسائل کا حل اور عصری تقاضے۔

اس مرحلے میں اب مندرجہ بالا مسائل کے حل کے لئے اپنے علم کے مطابق تجاویز پیش کی جائیں گی۔

○ بی-ایس اُردو کے نصاب کو ترتیب دیتے وقت مضمون کے حجم کے حوالے سے وقت کا تعین کیا جائے اور طلبہ کی ذہنی سطح کو مدِ نظر رکھ کر نصاب ترتیب دیا جائے، جس میں انگریزی زبان کے علاوہ اگر باقی مضامین اردو میں پڑھائے جائیں تو یہ ایک حد تک مسائل کو حل کرنے میں مددگار ہوگا۔اس حوالے سے ڈاکٹر سلمان علی کہتے ہیں۔

> "بی-ایس نظامِ تعلیم کو کامیاب بنانے کے لئے ایک اہم ضرورت نصاب کی ترتیب اور وقت کی مناسب تقسیم ہے۔اس کے ساتھ طلبہ کی ذہنی صلاحیت کو مدِ نظر رکھتے ہوئے نصاب کی تشکیل اور ٹیچنگ ٹیکنیک کا تعین ہے۔"[۲]

○ اسی طرح اگر بی-ایس اُردو کے نصاب کے پہلے سمسٹر میں اردو زبان کے ادب کے حوالے سے ایک کے بجائے دو مضامیں شاملِ نصاب کئے جائیں تو زیادہ بہتر ہو گا۔

○ اُردو کی طرح دیگر مضامین جو بی-ایس اُردو کو پڑھائے جارہے ہیں ان کے نصاب میں یکسانیت پیدا کی جائے۔

○ اگر بی-ایس اُردو میں ایسا نظام متعارف کرایا جائے کہ دو سال کالج میں پڑھایا جائے اور آخری دو سال جامعات میں تو ریسرچ اور تحقیق کے حوالے سے بھی مسائل حل ہو سکتے ہیں، یا کم از کم آخری سمسٹر بمع تحقیق، جامعات میں کرائے جائیں۔

- نصاب کی ترتیب کے وقت جامعات کے اپنے شعبہ جات یا دیگر جامعات سے رجوع کیا جاتا ہے، اگر اس مرحلے پر کالج اساتذہ کو بھی شامل کیا جائے تو مسائل کم ہو سکتے ہیں۔
- یہ ممکن نہیں کہ یک مشت کالج سطح کے اساتذہ کو ایم-فل، پی-ایچ-ڈی کروا دیا جائے۔ لیکن یہ ممکن ہے کہ ان اساتذہ کے لئے ایسا نظام متعارف کیا جائے جس کی بدولت ان کا تعلیمی معیار اپ گریڈ ہو سکے۔
- کالجز میں بی-ایس اُردو کے کتب کی خریداری کے لئے صوبائی بجٹ میں الگ فنڈز مختص کئے جائیں۔
- نصاب کے حوالے سے کالج اور یونیورسٹی میں پڑھائے جانے والے دیگر مضامین میں یکسانیت پیدا کی جائے اور جو نصاب ترتیب دیا جائے وہی پڑھایا جائے۔
- کالج سطح پر اساتذہ کی تبادلے کے لئے ایسا نظام بنایا جائے کہ بی-ایس کی بنیاد پر ایک خاص عرصے تک اساتذہ کی تبادلہ نہ ہو۔

حواشی و حوالہ جات

حوالہ — مصنف/مدیر کتاب/رسالہ — ناشر — صفہ نمبر — سن اشاعت

۱۔ مضمون از ایم جونسن curriculum & Development علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی اسلام آباد
ص ۰۴ ۲۰۰۷ء

۲۔ مضمون از جے ایف کر ایضاً
ایضاً ص ۱۴ ایضاً

۳۔ انٹرویو از ڈاکٹر سہیل احمد بمقام شعبہ ءاُردو، جامعہ پشاور، بوقت ۰۳ بجے دوپہر،
۱۰ ستمبر ۲۰۱۸ء

۴۔ انٹرویو از ڈاکٹر محمد عباس بمقام شعبہ ءاُردو، جامعہ اسلامیہ کالج پشاور، بوقت ۰۲ بجے دوپہر
۱۲ ستمبر ۲۰۱۸

۵۔ مضمون از ڈاکٹر صدیق شبلی مشمولہ تدریس اُردو (جدید تقاضے) ص ۱۸۲ س ن م

۶۔ انٹرویو از ڈاکٹر سلمان علی بمقام شعبہ ءاُردو، جامعہ ءپشاور بوقت ۰۲ بجے دوپہر
۲۶ اگست ۲۰۱۸ء